تبصرے

بزم صوفیہ از جناب سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب ایم۔اے تقطیع کلاں ضخامت ۵۲۰ صفحات کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت غالباً آٹھ روپے ہے، پتہ:۔ دارالمصنفین اعظم گڈھ

اس کتاب میں لائق مصنف نے عہد تیموریہ سے قبل کے انیس جلیل القدر بزرگان دین قدس اللہ اسرارہم کے حالات و تعلیمات اور ان کے تبلیغی کارناموں کو عہد حاضر کے ایک مذاق شناس مؤلف کی حیثیت سے شستہ و شگفتہ انداز بیان میں پیش کیا ہے! ان بزرگوں کے اسماء گرامی یہ ہیں

شیخ ابوالحسن علی ہجویریؒ (ولادت ۴۰۰ھ۔ ۴۶۵ھ)، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (م ۶۳۲ھ) خواجہ بختیار کاکیؒ (م ۶۳۳ھ)، قاضی حمیدالدین ناگوریؒ (م ۶۴۱ھ) شیخ بہاؤالدین زکریا سہروردیؒ (م ۶۵۶ھ)، شیخ صدرالدین عارفؒ (۶۱۱ھ۔ ۶۸۴ھ)، خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ (۵۸۴ھ۔ ۶۶۴ھ) شیخ فخرالدین عراقیؒ (م ۶۸۸ھ) شیخ امیر حسینیؒ (م ۷۲۹ھ) حضرت محبوب الٰہیؒ (۶۳۴ھ۔ ۷۲۵ھ) شیخ بوعلی قلندرؒ (۶۰۵ھ۔ ۷۲۴ھ)، شیخ ابوالفتح رکن الدینؒ (م ۷۳۵ھ)۔ شیخ برہان الدین غریبؒ (۶۵۴ھ۔ ۷۳۸ھ)، مولانا ضیاء الدین نخشبیؒ (م ۷۵۱ھ) خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلیؒ (م ۷۵۷ھ) شرف الدین احمد منیریؒ (۶۶۱ھ۔ ۷۸۲ھ) سید جلال الدین بخاریؒ (۷۰۷ھ۔ ۷۸۵ھ) سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ (۸۰۸ھ) سید محمد گیسودرازؒ (۷۲۱ھ۔ ۸۲۵ھ) رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ۔

فاضل مؤلف کتاب نے محقق و مستند واقعات کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمارے سامنے ان بزرگوں کی زندگی کا مرقع خود ان کے ملفوظات، مکاتیب اور تاریخ و تذکرہ کی معتبر کتابوں کی روشنی میں کھینچا ہے، اس کتاب کو پڑھ کر قارئین کو سلف صالحین کا وہ "اسوہ" نظر آئیگا

جس پر چل کر امت مسلمہ اپنی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کر سکتی ہے۔ البتہ ان ناگزیر خامیوں کے علاوہ جن کی طرف مولانا عبدالماجد دریابادی نے اپنی تقریب میں اشارہ کیا ہے بعض ایسی باتیں بھی ہیں جو تشنۂ تحقیق رہ گئی ہیں چنانچہ حضرت مخدوم جہاں شرف الدین احمد بن یحییٰ منیریؒ قدس سرہٗ العزیز کے تذکرہ میں مؤلف کتاب کی تصریح ہے کہ:۔

"تعلیم ہی کے زمانہ میں استاذ کی دختر نیک اختر سے عقد مناکحت کی رسم ادا ہوئی جن سے تین اولاد ہوئیں ان میں سے حضرت زکی الدین زندہ رہے اور ان ہی سے نسل چلی" ص۳۵

حضرت مخدوم جہاں کی اولاد میں سے جن دو کا ذکر مؤلف کتاب نے بالکل ہی نسیاً منسیاً کر دیا ہے ان کے متعلق کافی چھان بین کی ضرورت تھی، اسی طرح یہ دعویٰ کہ حضرت زکی الدین ہی سے نسل چلی محتاج دلیل ہے۔

مؤلف نے مذکورہ بالا عبارت میں جو کچھ کہا ہے وہ صاحبانِ بہار شریف کی روایت کا خلاصہ ہے، اس کے برعکس صاحبان منیر شریف کی روایت یہ ہے کہ حضرت مخدوم زکی الدین سے نسل نہیں چلی اس لئے کہ وہ سن بلوغ کو پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے، بلکہ یہ نسل حضرت مخدوم جہاں کی صاحبزادیوں سے چلی ہے ان میں سے ایک صاحبزادی کا نام "بی بی فاطمہ" تھا جو اپنے ابن عم مخدوم شاہ اشرف بن مخدوم شاہ خلیل الدین رحمہما اللہ کے حبالۂ عقد میں آئیں، صاحبان منیر شریف کا سلسلۂ نصب ان ہی سے ملتا ہے (انوار ولایت ص۱۲۶ مصنفہ شاہ عبدالقادر ابوالعلائی بحوالہ آثار منیر ص۱۶)۔ دوسری صاحبزادی بی بی زہرہ تھیں جو حضرت قمر الدین بن مولانا میر شمس الدین مازندرانی کے عقد مناکحت میں آئیں یہ دونوں صاحبزادیاں بڑی درگاہ منیر شریف میں آسودہ ہیں جب روایتیں اس قدر مختلف ہیں تو ظاہر ہے کہ ان میں سے کسی روایت کو بلا دلیل ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ مؤلف موصوف کے خانوادہ مخدوم سے گہرے تعلقات و مراسم ہیں لہٰذا وہ اس سلسلہ میں مزید تحقیق کریں تو بہت ممکن ہے کہ اصل حقیقت کا انکشاف ہو جائے۔ بہرحال کتاب اس لائق ہے کہ ہندو مسلمان، مرد عورت ہر ایک اس کو پڑھے۔ اس کا مطالعہ ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا